بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

ڈیم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۵ تبوک ۱۳۴۲ھش ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۵ ستمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۴ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل سارا دن حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

ہزارہا محزون و غمناک قلوب، اشکبار آنکھوں اور دردمندانہ دعاؤں کے درمیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا جسدِ اطہر سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بہشتی مقبرہ کے وسیع احاطہ میں پڑھائی

پاکستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے قریباً پندرہ ہزار احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی

ربوہ ۴ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا جسد اطہر کل مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز منگل ۷½ بجے شام ہزارہا محزون و غمناک قلوب، اشکبار آنکھوں اور سوز و گداز سے معمور دردمندانہ دعاؤں کے درمیان بہشتی مقبرہ میں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے مزار اقدس کی چار دیواری کے اندر سپرد خاک کر دیا گیا اس طرح وہ مقدس و مطہر وجود جو معرفت کا ایک سمندر اور علم و حکمت کی ایک کان تھا جسے خدا نے اپنے الہام میں قمر الانبیاء کے جلیل الشان لقب سے نوازا اور جسے اس نے اپنا نور قرار دیکر عظیم الشان آسمانی نشانوں کا مظہر بنایا اور جو خدائی بشارات کے ماتحت ستر سال تک تشنگان روحانیت کو سیراب کرتا اور ان کے قلوب پر حکمرانی کرتا رہا اس جہان فانی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے روپوش ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ چھ بجے شام محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے بہشتی مقبرہ کے وسیع و عریض احاطہ میں پڑھائی۔ جس میں ربوہ کے مقامی احباب سمیت ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے قریباً پندرہ ہزار مومنوں نے شرکت کی۔ شمع احمدیت کے یہ پروانے حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال کی خبر سنکر کمال درجہ غم و اندوہ اور بے تابی کے عالم میں اپنے مشفق ومحسن، مونس و غمخوار اور روحانی مربی و سرپرست کے آخری دیدار کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے تھے۔

لاہور سے جنازہ کی آمد

لاہور سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ ۲ ستمبر کو (جس روز آپ نے ۷ بجے شام کے قریب وفات پائی تھی) سوا دس بجے شب ایمبولنس کار میں ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد جو حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علالت کے پیش نظر پہلے ہی سے لاہور میں جمع تھے ایک درجن کے قریب موٹر کاروں میں جنازہ کے ہمراہ ربوہ آئے۔ جنازہ ۳½ بجے شب کے قریب ربوہ پہنچا۔ جہاں اہل ربوہ جنازہ کے انتظار میں لاریوں کے اڈہ اور حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوٹھی پر جمع تھے جنازہ اڈہ سے سیدھا حضرت میاں صاحب رضؓ کی کوٹھی لے جایا گیا۔

غسل اور تجہیز و تکفین

جنازہ پہونچنے کے تھوڑی دیر بعد چار بجے علی الصبح میت کو غسل دیا گیا۔ غسل محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد، محترم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی اور محترم حکیم عبد اللطیف صاحب شہید (جنہیں گزشتہ سال حضرت میاں صاحب رضؓ کی طرف سے حج بدل کا فریضہ ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا) نے دیا۔ نیز غسل دینے میں مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل اور مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب سرور اور مکرم حمید احمد صاحب اختر ابن مکرم عبد الرحیم صاحب مالیر کوٹلوی نے بھی حصہ لیا۔ اور مذکورہ بالا ہر سہ اصحاب کا ہاتھ بٹایا۔ بعد ازاں تجہیز و تکفین عمل میں آئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کفن کا ایک حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابیوں حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب اور محترم خواجہ عبید اللہ صاحب نے اپنے ہاتھ سے سیا کیا تھا۔

آخری زیارت کا شرف

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر ریڈیو پاکستان پر سننے اور مرکز کی طرف سے ارسال کردہ تاروں کے ذریعہ اس کی تصدیق ہونے کے بعد ۲ ستمبر کی رات کو ہی بیرونجات کے احباب ربوہ پہونچنے شروع ہو گئے تھے۔ لیکن ۳ ستمبر کی صبح سے تو باہر سے آنے والے احباب کا ایک تانتا بندھ گیا۔ ریل گاڑیوں کے علاوہ دور دور کے علاقوں سے لاریوں کے ذریعہ اس کثرت سے لوگ آئے کہ ایک حد تک جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی آمد کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ مسافروں سے لدی ہوئی لاریوں کی آمد کا سلسلہ ۳ ستمبر کی صبح سے شروع ہو کر شام کو تدفین کے وقت تک برابر جاری رہا۔ ملک کے کونے کونے سے احباب کھچے چلے آرہے تھے۔ ان میں دور و نزدیک شہر و دیہات ہر علاقہ اور طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ کوئٹہ، کراچی اور بعض دوسرے

(باقی دیکھیں صفحہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ستمبر ۶۳ء

پھر کوئی صاحبِ جنون گرا ✦ عشق کے قصر کا ستون گرا

حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پا گئے۔ کتنے سادہ الفاظ ہیں یہ۔ کتنا بڑا گھاؤ ہے جو ان الفاظ سے دل میں پڑتا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے ہر فرد کا دل آج زخمی ہے۔ جب ربوہ میں یہ اندوہناک خبر پہنچی ہے گویا ایک ہمہ گیر شعلہ بھڑک اٹھا۔ ایک زلزلہ آگیا۔ بے شک آپ کی بیماری کے متعلق تشویشناک خبریں آ رہی تھیں لیکن آپ کی وفات کی خبر سُن کر یقین نہیں آتا یقین نہیں آ رہا۔ سچ مچ آپ وفات پا گئے؟ کیا اب ہم وہ مسکراتا ہوُا وہ پُر اعتماد چہرہ آنکھوں سے پھر کبھی نہیں دیکھ سکیں گے؟ نہیں۔ نہیں۔ آنکھیں اب بھی دیکھ رہی ہیں اور ہمیشہ تک دیکھتی رہیں گی۔ جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہے آپ مسجدِ مبارک کے صحن میں جانماز پر بیٹھے ہیں۔ نماز ختم ہو چکی ہے۔ لوگ ہجوم کر کے آپ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ایک ہاتھ میں مصلیٰ ہے۔ داہنے ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہوئے آہستہ آہستہ دروازہ کی سمت چل رہے ہیں جوتا پہنتے ہیں مشتاق ہجوم ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے گھیرے ہوئے ہے۔ اب مسجد کے دروازہ سے باہر نکل رہے ہیں۔ کوئی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو آنکھ اٹھا کر دیکھ لیتے ہیں۔ حال پوچھتے ہیں۔ مصافحہ کرنیوالا "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے" کہہ کر دوسرے کے لئے جگہ چھوڑ دیتا ہے۔ آپ چلتے جاتے ہیں۔ مصافحے کرتے جاتے ہیں حال پوچھتے جاتے ہیں۔ اب مسجد کے احاطہ سے نکل کر اسی سنجیدہ۔ پُر اعتماد مگر متبسم انداز میں اپنے مکان کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ کبھی کبھی ہجوم کے درمیان ٹھہر بھی جاتے ہیں۔ پرسشِ حال فرماتے ہیں۔ مکان کے دروازہ پر پہنچ کر کچھ دیر کھڑے رہتے ہیں۔ اب اندر قدم رکھتے ہیں۔

یہ اس عظیم انسان کی ایک جھلک ہے جو دل و دماغ پر چھا کر رہ گئی ہے۔ وہ پُر وقار متبسم نگاہوں سے پوچھنا "تنویر صاحب کیا حال ہے"؟ قیامت تک یہ انداز اور یہ سوال نہیں بھول سکتا۔

اتنا بڑا عبقری۔ دینی علوم کا اتنا بڑا ذخیرہ۔ مہر و محبت کا اتنا بڑا گلستاں۔ وقار و اعتماد کا اتنا بڑا کوہسار۔ قصرِ عشق کا اتنا بڑا ستون ؎

موڑ کر مُنہ تمام دنیا سے ✦ جا ملا ہے رفیقِ اعلیٰ سے

اگر ہم گریاں ہیں تو ہمارا کیا قصور ہے۔ اے خدا اے خدا تو بہتر جانتا ہے۔ ہم کمزور ہیں۔ ہم تیری تجلّی کی تاب نہیں لا سکتے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ہم سمجھتے ہیں یہ ایسا خلا ہوُا ہے جو نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ ہمارے دل کہتے ہیں کہ یہ خلا ابھی نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ ہم کمزور ہیں ہم تیری حکمتوں کو نہیں سمجھتے۔ ہم نادان ہیں۔ ظلوم و جہول ہیں۔ ہمیں معاف کر دے۔ ہم خود غرض ہیں۔ ہم کہتے ہیں ایسا غدا رسیدہ۔ ایسا متقی۔ نہیں۔ ایسا ہمدرد جو ہمارے دلوں کو ٹٹول لیتا تھا جو مصیبتوں میں ہماری ڈھارس بندھاتا تھا۔ جو ہمیں صبر و سکون کی نعمت سے مالا مال کر دیتا تھا۔ ابھی گوشت پوست کے جسم کے ساتھ ہمارے ساتھ کچھ دیر اور رہتا۔ ہم لغزش کھاتے تو وہ ہمیں اٹھاتا۔ مگر اے خدا ہم بُت پرست نہیں۔ تیری ہی قسم ہم ہرگز شخصیت پرست بھی نہیں ہیں۔ ہم تمام بھروسہ تجھ ہی پر رکھتے ہیں۔

قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد

بیشک تو ہمارا واحد آقا ہے۔ تو بڑا ہی بے نیاز ہے۔

ایّاک نعبد و ایّاک نستعین

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ بے شک تو ہی ہمارا سہارا ہے تو ہی ہمارا سب کچھ ہے تو نے ہی ہمیں اسلام کی نعمت عطا کی ہے اور تو ہی نے ہمیں اسلام کا ایک سچّا عاشق ایک سر تا پا مؤمن ایک ہمدرد بھائی بخشا تھا۔ آج تو نے اس کو ہمارے درمیان سے واپس بلا لیا ہے۔ تو ہی ہمیں صبرِ جمیل دینے والا ہے۔ اپنی جماعت کی ڈھارس تو ہی بندھانے والا ہے۔ تو ہی اس عظیم خلا کو پُر کرے گا۔

ہم تیرے نام کی تقدیس کے لئے تیرے ہی حکم سے کھڑے ہوئے ہیں۔ ہمیں علیٰ وجہ البصیرت یقین ہے کہ تو ہمارے ساتھ ہے۔ تُو ہی کشتیٔ نوحؑ کو پار لگانے والا ہے۔ تو نے ہی اپنی رضا سے یہ نعمت ہمیں دی۔ تو نے ہی اپنی رضا سے اسے واپس لے لیا ہے۔ ہم تجھ سے ہی دعا کرتے ہیں کہ اے رب العالمین تو اس مردِ عاشق کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرما۔ آمین ثم آمین ✦

15

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

یہ زندگی عارضی ہے ہر انسان نے بہر حال مرنا ہے مگر ترقی کرنیوالی جماعتیں کسی کی وفات پر کوئی خلا نہیں پیدا ہونے دیتیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیغام احبابِ جماعت کے نام

(۱) ۱۹۵۹ء میں محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک مضمون رقم فرمایا جس میں آپ نے جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"یہ زندگی عارضی ہے اور ہر انسان نے بہر حال جلد یا بدیر مرنا ہے مگر ترقی کرنیوالی جماعتوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ جب ان میں سے کوئی فرد وفات پاتا ہے تو وہ اس کی وفات کی وجہ سے جماعت میں کسی قسم کا خلا نہیں پیدا ہونے دیتے بلکہ اگر ایک شخص مرتا ہے تو اس کی جگہ لینے کے لئے (نام کی جگہ نہیں بلکہ حقیقی قائمقامی کے لئے) دس کام کے آدمی پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس جماعت کا اس موقعہ پر اولین فرض ہے کہ وہ اس ترقی کے مقام میں ہرگز کمی نہ آنے دیں جس پر وہ اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے پہنچ چکی ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ دینی جماعتوں کی ترقی کی بنیاد ایمان اور عمل صالح کے بعد اصولاً چار باتوں پر ہوتی ہے یعنی اوّل **اخلاص** دوسرے **قربانی** تیسرے **تنظیم** اور چوتھے **اتحاد**۔ جماعتوں کی زندگی میں سکون بالکل نہیں ہوا کرتا بلکہ یا تو وہ ترقی کرتی ہیں اور یا گر جاتی ہیں۔ جو جماعت ان چار باتوں میں ترقی نہیں کرتی وہ سمجھ لے کہ وہ خواہ محسوس کرے یا نہ کرے وہ یقیناً گر رہی ہے اور اگر خدانخواستہ وہ نہ سنبھلی تو اس کا تنزل عنقریب نمایاں ہو کر ظاہر ہو جائے گا جس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیئے۔

ایک اور بات جو جماعت کو یاد رکھنی چاہیئے وہ **مستورات اور اولاد** سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر کوئی جماعت اپنی مستورات کی تربیت کا خیال نہیں رکھتی اور اپنی آئندہ نسل کی تربیت سے بھی غافل ہے۔ تو وہ جان لے کہ وہ خود اپنی موت کو قریب لا رہی ہے جو اسے اگلی نسل میں یقیناً آ دبوچے گی۔ پس میری نصیحت یہی ہے کہ دوست جماعتی ترقی کی اس چار دیواری کو مضبوطی کے ساتھ برقرار رکھیں یعنی اخلاص اور قربانی اور تنظیم اور اتحاد کے اعلیٰ مقام پر قائم رہیں اور پھر اپنی ترقی کو دائمی بنانے کے لئے اگلی نسل کی فکر بھی کریں جس کے لئے مستورات اور نوجوانوں کی تنظیم اور تربیت کی طرف خاص توجہ ضروری ہے بلکہ مستورات کی تربیت کا تعلق تو صرف اگلی نسل کے ساتھ ہی نہیں بلکہ موجودہ نسل کے آدھے دھڑ کے ساتھ بھی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ احباب کے ساتھ ہو اور ان کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین"

(۲) حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر حضرت میاں صاحب نے مندرجہ بالا شعر کو زیب عنوان بناتے ہوئے تحریر فرمایا۔

کل جب مجھے چوہدری صاحب مرحوم کے جنازہ کی نماز پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی تو مجھے بعض خیالات کے غیر معمولی ہجوم کی وجہ سے نماز پڑھانی مشکل ہو گئی اور میں بڑی کوشش سے طبیعت پر زور دے کر مسنون دعائیں پڑھ سکا۔ کیونکہ بار بار یہ خیال آتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحبت یافتہ لوگ گزرتے جاتے ہیں۔ مگر ان کی جگہ لینے نئے آدمی اس رفتار سے تیار نہیں ہو رہے جیسا کہ ہونے چاہئیں اور پھر جو نئے لوگ تیار ہو رہے ہیں۔ وہ عموماً اس للّٰہیت اور اس جذبۂ خدمت کے مالک نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ بیشک بعض بہت قابلِ رشک نوجوان بھی پیدا ہو رہے ہیں مگر کثرت و قلت کا فرق اتنا ظاہر و عیاں ہے کہ کوئی سمجھدار شخص اس فرق کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بہر حال میرے دل و دماغ پر اس خیال نے اتنا غلبہ پایا کہ بعض اوقات میں نمازِ جنازہ میں مسنون دعاؤں کو بھول کر اس دعا میں لگ جاتا تھا کہ خدایا تیری ممیت والی صفت جب زندوں کو مار رہی ہے تو اپنے فضل و کرم سے اپنی محی والی صفت کے ماتحت مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے ہم میں ساتھ ساتھ زندہ وجود بھی پیدا کرتا چلا جا۔ تاکہ جماعت میں کسی قسم کا خلا یا کمزوری نہ آنے پائے۔ اور اس کا قدم ہر آن ترقی کی طرف اٹھتا چلا جائے۔ جنازہ کے دوران میں بلکہ تجہیز و تدفین کے دوران میں بھی میرا قریباً سارا وقت اسی فکر اور اسی دعا میں گزرا۔ چنانچہ جو شعر اس نوٹ کے عنوان میں درج کیا گیا ہے وہ بھی اصولی طور پر اسی لطیف مضمون کا حامل ہے شاعر کہتا ہے کہ جو لوگ اکٹھے بیٹھ کر شرابِ طہور پیا کرتے اور مجلس جمایا کرتے تھے وہ اب ایک ایک کر کے اٹھتے جاتے ہیں اور پرانی مجلس سونی ہوتی جا رہی ہے۔ اب اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اس مجلس میں بیٹھنے والوں کو کوئی ایسا آبِ حیات مل جائے جو ان پر موت کا دروازہ بند کر دے اور اس طرح یہ پاکیزہ مجلس ہمیشہ گرم رہے۔

میں انہی خیالات میں سرگرداں تھا کہ میرے دل کی گہرائیوں سے یہ آواز اٹھی کہ اسلام نے یہ آبِ حیات بھی مہیا کیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ

لا تحسبنّ الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتاً

بل احیاءٌ عند ربھم یرزقون" یعنی جو لوگ خدا کے رستہ میں زندگی گذارتے ہوئے فوت ہوں اور قربانی کی موت حاصل کریں ان کو ہرگز فوت شدہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں (اور ہمیشہ زندہ رہیں گے) اور ان کی زندگی کی علامت یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی خدا کی طرف سے ان کو رزق مہیا کیا جاتا ہے جو انسانی زندگی کے بقاء اور نشوونما کا موجب ہے۔"

اس لطیف آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ شہداء کی زندگی نہ صرف اپنی ذات میں کبھی ختم نہیں ہوتی بلکہ ہر شہید کی موت بہت سے دوسرے لوگوں کی زندگی کا باعث بن جاتی اور جماعت کی غیر معمولی ترقی کا موجب ہوتی ہے۔

اور جاننا چاہیئے کہ جیسا کہ قرآن و حدیث میں صریح اشارات پائے جاتے ہیں کہ شہید سے صرف وہی شخص مراد نہیں جو کسی دینی لڑائی میں مارا جائے بلکہ ہر وہ شخص بھی شہیدوں میں داخل ہے جو (۱) خدمتِ دین میں زندگی گذارتا ہوا فوت ہو (۲) اور اس کا نمونہ بھی ایسا ہو کہ دوسروں کے لئے ترغیب و تحریص اور اقوام فی الدین کا موجب بن جائے۔

مجھے حافظ شیرازی کا یہ شعر بہت پسند ہے کہ:-

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

پس میں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے دردِ دل کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تیاری کریں۔ اور اپنے دل میں ایسا عشق اور خدمتِ دین کا ایسا ولولہ پیدا کریں کہ نہ صرف جماعت میں کوئی خلا نہ پیدا ہو بلکہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے طفیل جماعت کی آخرت اس کی اُولیٰ سے بھی بہتر ہو یقیناً اگر ہمارے نوجوان ہمت کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مقصد کا حصول ہرگز بعید نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا کا یہ وعدہ ہے جو حضور نے ان شاندار لفظوں میں بیان فرمایا ہے کہ:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بارہا خبر دی ہے .... کہ میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل کی روشنی سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر اک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا اور پھیلے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔"

خدا کرے کہ ہم اور ہماری اولادیں اس عظیم الشان بشارت سے حصہ پائیں اور اسلام اور احمدیت کا جھنڈا دنیا میں بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ یاد رکھو کہ ایسی زندگی چنداں شاندار نہیں سمجھی جا سکتی کہ انسان ایک بلبلہ کی طرح اٹھے اور پھر بیٹھ جائے اور ساٹھ ستر سال کی عمر میں اس کی فعّال زندگی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے بلکہ اصل شان اس میں ہے کہ انسان کی جسمانی موت کے بعد بھی اس کے آثار اس کی اولاد اور اس کے شاگردوں اور اس کے دوستوں اور اس کے عزیزوں اور اس کے علمی اور عملی کارناموں کے ذریعہ روشن جواہرات کی طرح جگمگاتے رہیں۔ قرآن نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

والباقیات الصّٰلحٰت خیرٌ عند ربّک ثوابًا وخیرٌ اَملًا۔ پس:-

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(مرتبہ خورشید احمد)

اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں لٹریچر کا گراں بہا خزانہ

"سلطان القلم" کے صاحبِ قلم فرزند حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز بلند پایہ تصنیفات

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیگر نہایت اہم دینی اور جماعتی خدمات کے علاوہ حضرت سلطان القلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبِ قلم نامور فرزند کی حیثیت میں اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں نہایت گراں بہا اور حد درجہ قابلِ قدر لٹریچر تیار فرمایا جو انشاء اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا اور آنے والی نسلیں قیامت تک اس سے مستفیض ہوتی رہیں گی۔ آپ کی بیش قیمت تصنیفات کی مختصر فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) سیرۃ خاتم النبیین حصہ اوّل سنہ ۱۹۱۹ء
" " حصہ دوم سنہ ۱۹۳۰ء
" " حصہ سوم سنہ ۱۹۴۹ء
(۲) سیرۃ المہدی حصہ اوّل سنہ ۲۳-۱۹۲۱ء
" حصہ دوم سنہ ۱۹۲۴ء
" حصہ سوم سنہ ۱۹۳۹ء
(۳) سلسلہ احمدیہ (جماعتِ احمدیہ کے پچاس سالہ کارناموں کی مختصر مگر جامع اور مستند تاریخ) سنہ ۱۹۳۹ء۔
(۴) کلمۃ الفصل سنہ ۱۹۱۵ء۔
(۵) تصدیق المسیح سنہ ۱۹۱۷ء۔
(۶) الحجۃ البالغہ سنہ ۱۹۲۶ء۔
(۷) ہمارا خدا سنہ ۱۹۲۴ء۔
(۸) تبلیغ ہدایت سنہ ۱۹۲۷ء۔
(۹) ایک اور تازہ نشان سنہ ۱۹۳۴ء۔
(۱۰) امتحان پاس کرنے کے گُر سنہ ۱۹۳۹ء۔
(۱۱) مسئلہ جنازہ کی حقیقت سنہ ۱۹۴۱ء۔
(۱۲) قادیان کا خونی روزنامچہ سنہ ۱۹۴۸ء۔
(۱۳) اشتراکیت اور اسلام
(۱۴) چالیس جواہر پارے سنہ ۱۹۵۰ء۔
(۱۵) اسلامی خلافت کا نظریہ سنہ ۱۹۵۱ء۔
(۱۶) اچھی مائیں۔
(۱۷) ختم نبوت کی حقیقت سنہ ۱۹۵۳ء۔
(۱۸) جماعتی تربیت اور اس کے اصول۔
(۱۹) روحانیت کے دو زبردست ستون سنہ ۱۹۵۶ء۔
(۲۰) احمدیت کا مستقبل۔
(۲۱) قرآن کا اوّل و آخر سنہ ۱۹۵۷ء۔
(۲۲) نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں سنہ ۱۹۵۸ء۔
(۲۳) جلسہ سالانہ کے مواقع پر آپ کی نہایت درجہ ایمان افروز تقاریر۔ سیرتِ طیبہ۔ درِّ منثور۔ درِّ مکنون۔ آئینۂ جمال۔
(۲۴) خاندانی منصوبہ بندی۔

(مرتبہ خورشید احمد)

درخواستِ دعا

برادرم عبدالقادر صاحب نے رنگون (برما) سے لکھا ہے کہ محترم خواجہ بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رنگون اور مکرم عبدالمجید صاحب پسر عبدالقادر صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔

احباب کرام سے ان دونوں مخلص احمدی بھائیوں کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار

(کیپٹن ملک عبداللہ خان ربوہ
سابق امیر جماعت احمدیہ رنگون)

جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام افریقہ میں آفتابِ اسلام کی ضیاپاشیاں

خانۂ خدا کی تعمیر کا پروگرام ● اسلامی لٹریچر کی تقسیم ● مختلف اداروں میں اسلام کا تعارف ● ذی اثر اصحاب کو دعوتِ اسلام ● عید الاضحی کی تقریب ● چرچ میں پادری سے ملاقات ● ایک مباحثے میں شرکت ●

احمدیہ مسلم مشن تاردان ریجن۔ یوگنڈا کی سہ ماہی تبلیغی رپورٹ

مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح۔ بتوسط وکالت تبشیر

(قسط نمبر ۲)

چرچ میں پادری صاحب سے ملاقات

ایک روز میں کیتھولک چرچ میں جاکر وہاں کے بڑے پادری سے ملا۔ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کے باہمی اختلافات پر گفتگو کی۔ پادری صاحب نے کہا کہ ہم مسیح کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا مانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ خدا تو ایک ہے۔ جس نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے مسیح خدا کے پاک بندے اور دوسرے انبیاء کی طرح ایک نبی تھے جو اپنی طبعی عمر گذار کر فوت ہو چکے ہیں۔ اس نے کہا یہ راز ہے جسے سمجھنا مشکل ہے۔ میں نے کہا اس چیز کو ماننے کا کیا فائدہ جسے آپ خود بھی نہیں سمجھتے اور نہ سمجھا سکتے ہیں۔ میں نے اسے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے تو تمام بنی اسرائیل کو اپنا بیٹا کہا ہے۔ تو کیا تمام بنی اسرائیل ہی خدا بن گئے اور اس طرح اگر وہ بغیر باپ کے پیدا ہونے کے خدا بن گئے ہیں تو حضرت آدمؑ اور ملک صدق سالم کو تو پہلے حق خدا بننے کا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بغیر ماں اور بغیر باپ کے تھے۔ کہنے لگا پھر کسی دن اس مسئلہ پر بات کریں گے۔

دو دو دن کے بعد پھر میں چرچ میں گیا۔ تو ایک دوسرا پادری دور سے ہی مجھے غصہ سے کہنے لگا کہ چلے جاؤ۔ یہاں بالکل نہ آیا کرو۔ ہمارے پاس تمہارے ساتھ بات کرنے کا کوئی وقت نہیں ہے وغیرہ۔ ایک روز بازار میں وہی پادری میرے ساتھ اس وجہ سے جھگڑ پڑا کہ دوسرے پادریوں سے مذہبی گفتگو کر رہا تھا۔ اور انہیں اشتہار دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ اب دلائل سے بات کرنے کی بجائے یہ لوگ جھگڑا کرنے پر اتر آئے ہیں

مباحثے میں شرکت

ایک مباحثے میں داخل ہوا جو لوگنڈا یوتھ کونسل کے زیر انتظام ارمئی کو گلو کے اچولی ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں منعقد ہوا تھا موضوع زیر بحث یہ تھا کہ تمام شراب خانے ملک سے بند کر دئے جائیں۔ ایک گورنمنٹ گروپ تھا۔ جس نے قرارداد کے حق میں بولنا تھا اور دوسرا اپوزیشن گروپ تھا۔ میں گورنمنٹ گروپ کی طرف سے قرارداد کے حق میں بولا۔ قرآن کریم کی تعلیم پیش کر کے شراب کے نقصانات بتائے گئے اور اس طرح خدا تعالیٰ نے ایک اچھے خاصے مجمع میں اسلام کی تعلیمات کو پیش کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ اس موقع پر حاضرین میں کثیر تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

یہاں سے دو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں گیا۔ وہاں مسلمان کافی ہیں۔ دو مسلمان ہمارے لٹریچر کو پڑھکر کافی متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمارا لٹریچر دوسرے لوگوں تک بھی پہنچایا ہے۔ یہاں کے مسلم لیڈر نے بھی ان کو بتایا کہ احمدی لوگ سچے مسلمان ہیں۔

ایک دن گیارہ بجے صبح سے لیکر پانچ بجے شام تک اسی مسلم لیڈر اور چند دوسرے افریقنوں کے ساتھ ایک افریقن مسلمان کے گھر میں طے شدہ پروگرام کے مطابق تبلیغی گفتگو ہوتی رہی میں نے ان کے سامنے قرآن کریم کے ذریعہ وفات مسیح کو اچھی طرح واضح کیا اور جو ان کے اعتراضات باقی تھے انہیں رفع کیا۔ یہ بات چیت بہت اچھے ماحول میں ہوئی اور کافی اثر پذیر بھی۔!

ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر کی خواہش پر سٹاف اور طلبہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور آپ کی مقدس تعلیم پر ایک مضمون انگریزی میں پڑھکر سنایا۔ بعض استادوں نے بعض کتب خریدنے کی خواہش ظاہر کی۔

گلو میں میرا قیام قریباً ایک ماہ اور دس دن رہا۔ اس سارے عرصہ میں کثیر لوگوں سے ملا۔ جن میں عیسائی۔ مسلمان۔ ہندو۔ سکھ اور اسمٰعیلی شامل ہیں۔

کئی لوگ گھر پر بھی ملنے آئے اور باتوں میں دلچسپی لیتے رہے مگر افسوس کہ انتہائی کوشش کے یہاں مکان نہ ملا۔ بامر مجبوری یہاں سے ۶۷ میل دور ایک جگہ KITGUM چلا گیا یہ ٹاؤن بالکل چھوٹا اور ایک طرف واقع ہے اس جگہ میں پندرہ دن تک رہا یہاں کے معلم کو مل کر مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ فی مدح النبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سنایا مسئلہ نبوت کے موضوع پر بات ہوئی۔

یہاں کے لے ڈی سی پولیس افسر دیگر افسران کلرکوں اور ہسپتال کے عملہ کو اور دیگر لوگوں کو ل کر پیغام حق پہنچایا نیز اشتہارات اور بعض ٹریکٹ بھی تقسیم کئے بعض مواقع پر کئی کئی گھنٹوں تک عیسائیوں سے تبلیغی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا یہاں کے ایک ہندو نوجوان نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا حضرت مرزا صاحب کے معجزات بھی ہیں میں نے کہا ایک نہیں دو نہیں بلکہ سینکڑوں ہیں وہ چونکہ ضلع ہوشیارپور کا رہنے والا تھا میں نے اسی نسبت سے اس کو پیشگوئی المصلح الموعود کا پس منظر اور اس کا اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہونا واضح کیا تھا اور کہا کہ اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور کوئی معجزہ نہ بھی ہوتا تو یہی ایک زندہ نشان آپ کی صداقت کا ایک روشن ثبوت تھا آپ تو ہوشیارپور کے قریب ہی رہتے ہیں اگر کبھی انڈیا جانے کا موقع ملے تو ضرور اس تاریخی مکان کو جاکر دیکھیں۔

یہاں کے بس سٹینڈ پر گیا وہاں کافی دیر تک لوگوں سے اسلام اور اس کی تعلیمات اور اسلام اور عیسائیت میں فرق کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی نیز انھیں اسلام کی تعلیم کے مطابق چار تک بیویاں رکھنے کی حکمت بتائی۔ یہاں کے ڈپٹی ڈائریکٹر سے ملا انہوں نے مجھے خاص طور پر اسلامی تعلیمات معلوم کرنے کے لئے بلایا اس میٹنگ میں ٹے ٹی مسلم سکول کا ہیڈ ماسٹر اور دیگر لوگ شامل تھے ان کے دریافت کرنے پر میں نے اسلام کے پانچ ارکان تفصیل سے بتائے ان کے اس اعتراض پر کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک امیر عورت کے غلام تھے میں نے انھیں بتایا کہ یہ غلط ہے بلکہ واقعہ یوں ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال امانتداری کی وجہ سے خود آپ کے چچا ابو طالب سے درخواست کرکے آپ کی خدمات تجارتی قافلہ کے سردار کے طور پر حاصل کی تھیں میں نے یہ سارا واقعہ انھیں "LIFE OF MOHAMMAD" سے پڑھ کر سنایا اور اسلام کی بنیادی معلومات کے لئے انھیں پرائمر آف اسلام پڑھنے کے لئے پیش کی۔

چند افریقنوں کو میں نے مسلم سکول کے ہیڈ ماسٹر کے گھر چائے پر بلایا اس موقعہ پر میں نے انھیں اسلام اور احمدیت سے متعارف کیا نیز پانچ ارکان اسلام تفصیلاً بتائے گئے اس گفتگو میں ایک افریقن کیتھولک پادری بھی شامل تھا ان لوگوں نے مندرجہ ذیل سوالات کئے

(۱) اسلام میں زیادہ شادیوں کی کیوں اجازت ہے

(۲) دوسری قوموں کو غلام کیوں بنایا جاتا تھا۔

(۳) لوگوں کو جبراً مسلمان بنایا جاتا تھا

(۴) نماز کی نیت کرتے وقت ہاتھ کانوں تک کیوں اٹھاتے ہیں

(۵) مسلمان مکہ کی طرف منہ کرکے نماز کیوں پڑھتے ہیں۔

ان سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے

کچھ افریقنوں نے ایک ہوٹل میں خاکسار کو دعوت دی ان سے بھی مندرجہ بالا موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی ان میں سے ایک شخص گھر پر آیا اور انجیل میں سے متعلق حوالہ جات اسے نوٹ کروا دیئے گئے۔

۲۱/۶/۶۳ کو قریباً ۶۸ میل سفر بذریعہ ٹرک طے کرکے KITGUM سے LIRA پہنچا یہ لانگو ڈسٹرکٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے یہاں عربوں اور افریقن مسلمانوں کی تعداد کافی ہے مسجد اور مسلم سکول بھی ہے شکر ہے کہ یہاں سکول کا ہیڈ ماسٹر اور سیکنڈ ماسٹر مسلمان ہیں اور کسی قدر اسلامی تعلیم بھی پڑھائی جاتی ہے مگر گلو اور KITGUM میں سکولوں کے نام تو مسلم سکول ہیں لیکن تمام عملہ اور طلبہ کی اکثریت عیسائی ہے اور اسلامی تعلیم بھی بالکل نہیں میں نے وہاں کے مسلمان لیڈروں سے بات کی تھی کہ آپ کو چاہیئے کہ سکولوں میں مسلمان عملہ اور اسلامی تعلیم کا فوری انتظام کریں پھر ہمارا مقصد صحیح طور پر حاصل ہو سکتا ہے

یوگنڈا کے وزیر اعظم مسٹر ملٹن اوبوٹے لیرا کے ہی رہنے والے ہیں یہاں کے امام الصلوٰۃ سے جو عرب ہے اور دوسرے لوگوں سے مسجد میں مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ ایک افریقی معلم نے مخالفت کرنی چاہی لیکن امام نے یہ کہہ کر روک دیا کہ یہ لوگ سچے مسلمان ہیں میں نے اس امام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصیدہ فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنا کر بتایا کہ یہ فصیح و بلیغ عربی پنجاب کے رہنے والے ایک شخص کی لکھی ہوئی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی ہدایت کے لئے چنا ہے۔

ایک یمنی مسلمان کے گھر گیا دوران گفتگو میں نے اس کو انگریزی ترجمۃ القرآن دکھایا تو اس نے کہا کہ کیا اس پر جامعہ ازہر کی تصدیقی مہر ہے میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ کی تصدیقی مہر

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحٰفظون۔

کے بعد کسی اور تصدیقی مہر کی ضرورت نہیں ہے ہاں اس کو میں اور جامعہ ازہر کی تصدیقی مہر والے قرآن کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں اگر کچھ فرق ہو تو بتا دو۔

دراصل مذہبی لحاظ سے ان علاقوں کے لوگ عیسائی اور مسلمان تو کہلاتے ہیں لیکن مذہب کی حقیقت سے یہ لوگ نابلد ہیں عیش و عشرت شراب کشی ناچنے کی طرف توجہ زیادہ ہے ان حالات میں خدا تعالیٰ ہی ان لوگوں کو ہدایت عطا فرما کر اسلام اور احمدیت کے نور سے منور کرے

اگر ان لوگوں کو یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ زندہ اتار لئے گئے تھے تو یہ سنکر وہ لوگ حیران رہ جاتے ہیں بلکہ بات کرنے کو بھی تیار نہیں ہوں گے کیونکہ اس عقیدہ سے ان کی امیدوں کی ساری عمارت گرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور نہ صرف اس علاقہ میں بلکہ افریقہ کے دوسرے حصوں میں بھی اسلام اور احمدیت کو مضبوط بنیادوں پر قائم فرمائے آمین اے قادر و قیوم خدا اپنے وعدوں کو جلد از جلد پورا فرما کہ تو سچے وعدوں والا ہے۔

لجنہ اماء اللہ منٹگمری کی دوسری تربیتی کلاس

لجنہ اماء اللہ منٹگمری کی دوسری تربیتی کلاس ۱۷ اگست تا ۱۸ اگست دو ہفتے جاری رہی ہماری پہلی کلاس فروری ۱۹۶۳ء میں لگائی گئی تھی اس دفعہ رخصتوں کی وجہ سے حاضری بہت اچھی تھی۔ بیس ممبرات نے استفادہ کیا۔ روزانہ ۵½ بجے تا ۷ بجے ڈیڑھ گھنٹہ کا پروگرام تھا جس میں دینی مسائل، تربیتی لیکچرز اور عربی قصیدہ اور سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب شامل تھے۔

(۱) دینی مسائل میں سے مسئلہ وفات مسیح پر مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ منٹگمری نے روزانہ ایک لیکچر دیا۔ آپ نے نوٹس لکھوائے اور تمام نوٹس بکس کو باقاعدہ دیکھ کر اصلاح کی۔

(۲) تربیتی لیکچرز مندرجہ ذیل حضرات نے کروائے گئے

مکرم ملک محمد مستقیم صاحب۔ ایڈووکیٹ۔ مکرم مرزا احمد بیگ صاحب

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ

(۳) قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" کے ابتدائی پندرہ اشعار خاکسارہ نے زبانی یاد کرائے۔

(۴) کتاب چار سوالوں کا جواب کا خلاصہ محترمہ نزہت بیگم صاحبہ طالبہ ایم اے نے بڑی محنت سے تیار کیا اور کاپیوں پر لکھوایا۔

ہماری اس تربیتی کلاس کا امتیازی پہلو آخر میں سب کا تحریری امتحان تھا۔ جس میں چودہ ممبرات شامل ہوئیں۔ جن میں سے تیرہ ۱۳ کامیاب ہوئیں۔ دو گروپ تھے۔

کالج گروپ) اوّل محترمہ نزہت بیگم صاحبہ ۴۴/۵۰

دوم محترمہ خالدہ بشریٰ صاحبہ ۴۲/۵۰

سکول گروپ) اوّل محترمہ امۃ الحلیم صاحبہ ۴۲/۵۰

دوم محترمہ امۃ الکلثوم صاحبہ ۳۷½/۵۰

اس کامیاب کلاس کی خوشی میں آخری دن چائے کی ایک تقریب رکھی گئی۔ جس میں تمام ممبرات شامل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:۔ انور شاہدہ

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ——— منٹگمری۔

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا چھٹا سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا چھٹا سالانہ اجتماع مورخہ ۶-۷-۸ ستمبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بر کوٹھی مکرم سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب نزد سٹی پولیس اسٹیشن مشین محلہ نمبر ۲ جہلم شہر میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں راولپنڈی ڈویژن میں مقیم تمام مربیان کرام کے علاوہ متعدد بزرگان کرام ربوہ سے تشریف لا رہے ہیں۔ جو مختلف دینی موضوعات پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمادیں گے۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تشریف آوری کی بھی توقع ہے۔

ا۔ خدام کے لئے تحریری و تقریری مقابلہ جات کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات ہونگے:۔

تحریری مقابلہ

۱۔ اطاعت امیر کی اہمیت اسلام میں
۲۔ نظام خلافت حقہ
۳۔ پیشگوئی مصلح موعود
۴۔ صداقت قرآن موجودہ سائنس کی روشنی میں۔
۵۔ عیسائیت اور اسلام

تقریری مقابلہ

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوستوں اور دشمنوں سے سلوک
۲۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۳۔ احمدی و غیر احمدیوں میں فرق
۴۔ کسر صلیب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۵۔ اسلام میں سنت و حدیث کا مقام

ب۔ برائے اطفال۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مسئلہ نبوت اور وفات مسیح علیہ السلام میں سے کسی ایک پر تقریر کریں گے۔

علاوہ ازیں انفرادی اور اجتماعی کھیلوں کے مختلف پروگرام بھی ہونگے۔ تمام خدام و اطفال ڈویژن سے درخواست ہے کہ وہ کثرت سے شریک اجتماع ہو کر تین یوم دینی اور روحانی ماحول میں گذاریں اور روحانی اور جسمانی تربیت حاصل کریں تا وہ ان کے لئے آئندہ کی زندگی میں کام آسکے۔ اللہ تعالیٰ ا—

۴— آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شریک ہونے کی توفیق دے ڈویژن سے باہر کی مجالس سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے نمائندے بھجوا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمادیں۔

(معتمد علاقائی مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن)

حضرت مسیح کی صلیبی موت پر تحریری مناظرہ شروع ہوگیا

(مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ربوہ)

احباب کو معلوم ہے کہ گذشتہ سال پادری عبدالحق صاحب سے الوہیت مسیح کے مضمون پر ایک تحریری مناظرہ ہوا تھا۔ پادری صاحب دلائل کی رو سے اس قدر عاجز اور لاجواب ہوئے کہ درمیان میں ہی چھوڑ کر کنارہ کش ہوگئے۔ اور فریقین کے صرف دو دو پرچے ہو سکے۔

الوہیت مسیح پر یہ مناظرہ کتابی صورت میں بعنوان "تحریری مناظرہ" گذشتہ سال شائع ہو چکا ہے۔ میں نے اس مناظرہ کی طباعت کے وقت شروع میں لکھا تھا کہ اگر پادری عبدالحق صاحب یا کسی اور پادری میں ہمت ہے۔ تو وہ حضرت مسیح کی صلیبی موت کے متعلق تحریری مناظرہ کر لے پھر اس اعلان کو رسالہ الفرقان کے ذریعہ شائع کیا گیا۔ پادری عبدالحق صاحب تو بالکل خاموش رہے لیکن اب آکر ضلع گوجرانوالہ کے ایک پادری الیاس صاحب نے تحریر کیا ہے کہ وہ اس موضوع پر تحریری مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح کی صلیبی موت کا عقیدہ عیسائیت کی بنیاد ہے اور اس کے غلط ثابت ہو جانے سے عیسائیت کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر احباب کی دعاؤں کی خاص ضرورت ہے تا اللہ تعالیٰ ہر طرح سے کسر صلیب کو مکمل کر دے۔

اس موضوع پر سات پرچے ہوں گے۔ میں نے پہلا پرچہ جو ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے کوٹلی آزاد کشمیر سے پادری الیاس صاحب کے نام رجسٹری کر دیا ہے۔ انہیں اختیار ہے کہ وہ جس طرح چاہیں خود اور دوسرے پادریوں کی مدد سے اس پرچہ کا جواب ایک ماہ کے اندر لکھ کر بھیجیں۔ اب مجھے ان کے جواب کا انتظار ہے۔ میں احباب کو یہ اطلاع دیتے ہوئے ان سے دعا کی خاص درخواست کرتا ہوں تا خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے اہم مقصد کو پورا کرنے کی کامل توفیق بخشے۔ آمین۔ نیز احباب اس بارے میں اپنے مشوروں سے بھی مستفید فرمائیں۔

(خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع قریب آگیا ہے۔ اور مرکز میں اس کے انتظامات شروع ہیں۔ لیکن ابھی تک زیادہ تر سال کے چار ماہ گزر چکے ہیں (مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف توجہ نہیں دی) اور اس مد میں بہت ہی کم آمد ہو رہی ہے جس کی وجہ سے مرکز کو تشویش ہے خاکسار اس اعلان کے ذریعہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست کرتا ہے کہ اب تو مزید تاخیر اور التواء کی گنجائش بھی باقی نہیں۔ از راہ کرم چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف فوری توجہ دیں تاکہ آمد میں جو کمی واقع ہو گئی ہے وہ پوری ہو جائے۔ اور روپیہ کی کمی کی وجہ سے اجتماع کے انتظامات میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عہدیداران خدام الاحمدیہ کے نئے انتخابات

امسال قواعد کے مطابق قائدین مجالس اور زعماء حلقہ جات کے انتخابات ہوں گے قائدین کا انتخاب ۵ ستمبر سے یکم اکتوبر تک مکمل ہو کر مقررہ فارم پر مرکز میں صدر صاحب کی منظوری کے لئے پہنچ جانا چاہیئے۔ منظوری کے یکم نومبر سے نئے قائدین اپنے عہدے کا کام سنبھال لیں گے۔ زعماء کا انتخاب یکم نومبر سے ۱۵ نومبر تک قائدین اپنی نگرانی میں کرائیں گے۔ یہ امر ضروری ہے کہ اس سال یہ انتخاب بلا استثناء ہر مجلس میں کرائے جائیں گے۔ اگر کسی مجلس میں سال رواں کے دوران میں انتخاب ہوا ہے۔ تو وہاں بھی نیا انتخاب ضروری ہے۔

مجالس کو مطبوعہ فارم انتخاب بھجوائے جا رہے ہیں۔ انتخاب کے سلسلہ میں ضروری قواعد ان پر مندرج ہیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسجد مبارک میں درس القرآن

جماعتہائے کوئٹہ۔ کراچی اور حیدرآباد وغیرہ کے دورہ کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس واپس ربوہ تک پہنچ چکے ہیں ۷۔ ستمبر سے مولانا موصوف سورہ یونس سے درس القرآن شروع ہوگا واضح ہو کہ مسجد مبارک کا درس نگران بورڈ کے فیصلہ کے ماتحت ہوتا ہے اس میں اہالیان ربوہ اور بھائیوں کی شمولیت ضروری ہے تاکہ درس دینے سے جو مقصد ہے وہ پورا ہو۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

امتحان رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے رسالہ مندرجہ عنوان کے امتحان کے متعلق متعدد اعلانات ہو چکے ہیں ۶۔ اکتوبر کو امتحان ہوگا۔ تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ امتحان میں شامل ہونے والوں کی تعداد سے اطلاع دیں تاکہ اس کے مطابق پرچے تیار کئے جادیں۔

۲۔ مشرقی پاکستان کی جماعتوں کا امتحان بنگلہ زبان میں ہوگا پرچہ بھی بنگلہ میں تیار کرایا جائے گا۔ مکرم صوبائی امیر صاحب امتحان میں شامل ہونے والوں کی تعداد سے اطلاع فرمادیں۔

ناظر اصلاح وارشاد

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۳۶۸ ۔ میں شاہ شہاب احمد ولد شاہ رشید الدین صاحب قوم سید پیشہ لیکچرار عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورنگ آباد ضلع گیا صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/ جولائی ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد تین سو سترہ روپے - ۳۱۷/ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم تاریخ ۴/ جولائی ۱۹۶۳ء العبد موصی شاہ محمد شہاب احمد۔ گواہ شد۔ سید داؤد احمد بھارت میڈیکل ہال مظفر پور۔ گواہ شد۔ عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفر پور بہار ۶۳/۷/۴۔

نمبر ۱۳۳۶۷ ۔ میں سید جعفر حسین ولد سید شیخ علی صاحب مرحوم قوم سلمان پیشہ وکالت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن شادنگر۔ ڈاکخانہ شادنگر ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اراضی سروے ۷۸ ۱۲ ایکڑ موقعہ ڈوڈی تحت شمس آباد ضلع حیدرآباد آندھرا پردیش قیمت بازاری پندرہ ہزار روپے (۲) اراضی سروے نمبر ۷۶ ۴ ایکڑ موقعہ ڈوڈی تحت شمس آباد ضلع حیدرآباد آندھرا پردیش قیمت بازاری دو ہزار روپے۔ اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرا گزارہ صرف اسی جائداد پر نہیں بلکہ مجھے وکالت کے پیشہ سے بھی آمدنی ہوتی ہے اور مجموعی طور پر میری آمد ماہوار -/۳۰۰ روپیہ ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد سید جعفر حسین ایڈووکیٹ شادنگر۔ گواہ شد مولوی سید منیر الدین صاحب ولد امیر حسین صاحب احمدی شادنگر مستقل سکونت حیدرآباد گواہ شد سید بشیر الدین احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال مقیم شادنگر۔ مستقل سکونت موضع سونگڑہ ضلع کٹک۔ ۶۳/۶/۱۲۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

فہرست وصولی چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۳ء

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ارسال فرمایا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بہن بھائیوں کو دنیا اور آخرت کے انعامات سے مالا مال کرے

(ناظم مال وقف جدید)

نام	رقم	نام	رقم
مرزا مشتاق احمد صاحب جولیاں	۶-۵۰	ڈاکٹر منظور احمد صاحب حلقہ وسطی	۵۲-۰۰
سید محمد صادق شاہ صاحب	۱۲-۰۰	محمد عباس خاں صاحب	۶-۰۰
سید عبد الرزاق صاحب	۷-۰۰	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب	۶-۵۰
محمد محی الدین صاحب تربیلا ڈیم	۸-۵۰	مکرم شمس الدین خاں صاحب امیر جماعت پشاور	۶-۷۵
رفیق احمد صاحب	۱۸-۷۵	مرزا نثار احمد صاحب فاروقی	۱۶-۰۰
شیخ عبد القیوم صاحب مردان	۶-۰۰	مرزا بشیر احمد صاحب	۱۲-۵۰
میاں حسام الدین صاحب وکیل	۶-۰۰	مرزا عبد الرشید صاحب	۱۵-۰۰
چوہدری حنیف احمد صاحب	۶-۰۰	مرزا عبد المجید صاحب	۶-۰۰
محمد الیاس صاحب ٹوپی	۶-۰۰	عبد السمیع صاحب	۶-۰۰
عبد السلام	۷-۱۲	میاں عبد الرشید صاحب	۷-۰۰
محمد بشیر صاحب	۶-۰۰	اہلیہ صاحبہ	۵-۰۰
منشی فضل احمد صاحب ججو کے صدر کے	۶-۰۰	مشتاق احمد صاحب ناصر	۱۲-۰۰
میاں غلام حیدر صاحب مرحوم رڈکہ کلاں	۶-۳۷	مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ	۱۶-۵۰
محترمہ حاکم بی بی صاحبہ	۶-۵۰	مرزا عبد الحفیظ صاحب	۱۷-۵۰
محمد بشیر صاحب سیکرٹری مال	۱۲-۸۱	شیخ سلیم اللہ صاحب	۱۴-۰۰
محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ	۶-۳۷	عبد الحکیم صاحب نوشہرہ	۹-۵۰
پیر الٰہی بخش صاحب	۶-۳۷	کیپٹن منظور احمد صاحب	۱۰-۰۰
محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ	۶-۳۷	سید بشیر احمد صاحب	۱۰-۰۰
ملک شریف احمد صاحب	۶-۷۵	منیر احمد صاحب	۶-۰۰
رشید احمد صاحب	۶-۰۶	ولی محمد صاحب لودھی	۱۱-۰۰
محمود احمد صاحب باجوہ پشاور چھاؤنی	۳۰-۰۰	رسالپور	۲۹-۹۷
چوہدری عبد الخالق صاحب	۸-۰۰	خلیل مرکز اچینی پایاں بالتفصیل	۲۹-۸۱
صوبیدار عبد الکریم صاحب	۸-۰۰	ڈاکٹر منیر احمد صاحب پی	۶-۲۵
محمد امین صاحب	۶-۵۰	کریم بخش صاحب کالونی ٹیکسٹائل ملز	۷-۰۰
سید محمد حسن صاحب ایس ای	۷۴-۴۵	مبشر احمد صاحب	۷-۰۰
مشتاق احمد ناصر صاحب	۱۲-۰۰	از طرف لواحقین مرحوم	۷-۰۰
سارجنٹ عبد الرحمٰن صاحب	۶-۰۰	عبد الرحمٰن صاحب کوہاٹ	۷-۰۰
خواجہ محمد شریف صاحب پشاور یونیورسٹی	۶-۰۰	چوہدری عبد البصیر صاحب	۶-۰۰
ارباب محمد نجیب خاں صاحب	۱۴-۵۰	رفیق احمد صاحب	۶-۰۰
عبد الرحمٰن صاحب ولد چوہدری غلام رسول صاحب	۶-۵۰	بیگم چوہدری منیر احمد صاحب	۹-۲۵
میاں عبد اللطیف صاحب سول کوارٹرز	۱۳-۰۰	بیگم صاحبہ	۷-۲۵
محمد اسلم صاحب اوورسیئر	۷-۰۰	مبارک احمد برکات احمد صاحبان گلگت	۲۰-۰۰
سید محمد احمد شاہ صاحب	۶-۰۰	نواب زادہ محمد امین خان [illegible]	۲۷-۰۰
سید اعجاز رضوی صاحب	۶-۵۰	محمد اسرائیل صاحب	۸-۰۰
بشیر الدین احمد صاحب ساہی حلقہ شمالی	۷-۰۰	شیخ صدیق احمد صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان	۶-۵۰
شمس الدین صاحب اسلم	۶-۲۵	ڈاکٹر محمد الدین صاحب میرپور آزاد کشمیر	۱۵-۰۰
خان غنیم خاں صاحب	۶-۰۰	قاضی برکت اللہ صاحب	۶-۵۰
چوہدری طفیل محمد صاحب پشاور	۱۶-۰۰	اہلیہ صاحبہ	۶-۰۰
مولوی مولا بخش صاحب	۱۰-۰۰	سمیع اللہ صاحب	۶-۰۰
محمود احمد صاحب سردرگنج	۶-۰۰	عبد اللطیف صاحب خالد	۶-۵۰
محمد سلیم خاں صاحب	۹-۳۷	مولوی امام الدین صاحب بھاڑہ آزاد کشمیر	۶-۰۰
خان خواص خاں صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۴-۰۰	سلطان مبشر صاحب درویش چترال	۱۲-۰۰
حبیب الرحمٰن صاحب	۶-۲۵	اہلیہ صاحبہ	۱۲-۰۰

(باقی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تجہیز و تدفین

(بقیہ صفحہ اوّل)

شہروں سے تو لوگ ہوائی جہازوں کے ذریعہ لاہور یا لائل پور ہوتے ہوئے ربوہ پہنچے۔ مکرم مولینا عبدالرحمٰن صاحب فاضل۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی اور مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب اور بعض دیگر درویش قادیان سے تشریف لائے نیز ایک خاص تعداد میں مستورات بھی بیرونجات سے ربوہ آئیں جنہیں لجنہ اماء اللہ کے ہال میں ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا۔

احباب کی اس قدر کثیر تعداد کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا تھا کہ احباب کو حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ مبارک کی زیارت کا موقع دینے کا انتظام اولین فرصت میں کیا جائے تاکہ سب احباب زیارت کا شرف حاصل کر سکیں چنانچہ مستورات کے لئے صبح دس بجے سے ۱۲ بجے تک اور مردوں کے لئے اڑھائی بجے سے ساڑھے چار بجے تک کا وقت مقرر کیا گیا لیکن یہ وقت ناکافی ثابت ہوا۔ مستورات نے ایک خاص نظام کے ماتحت دس بجے صبح سے ۱½ بجے دوپہر تک زیارت کا شرف حاصل کیا پھر بھی بہت سی مستورات کو وقت کی قلت کے باعث اس شرف سے محروم رہنا پڑا۔ نماز ظہر کے بعد دو بجے سے مردوں کو زیارت کا موقع دیا گیا سب سے پہلے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناظر و وکلاء صاحبان۔ امرائے اضلاع ربوہ کے صدر ان محلہ جات مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدیداران نے باری باری زیارت کی بعد ازاں جملہ احباب باری باری ایک قطار کی شکل میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ کے پاس سے تیز رفتاری سے گزر کر زیارت کا شرف حاصل کرتے رہے یہ سلسلہ ۲ بجے سے لیکر سوا پانچ بجے تک مسلسل جاری رہا اس عرصہ میں قریباً دس ہزار افراد چہرۂ مبارک کی آخری زیارت سے مشرف ہوئے اس کے باوجود احباب کی ایک بہت بڑی تعداد ابھی باقی تھی چنانچہ مجبوراً اس سلسلہ کو بند کرنا پڑا۔ اس موقعہ پر محروم دید احباب کی بیتابی اور اضطراب کی حالت قابل دید تھی وہ ڈیوٹی پر مقرر افراد کی منتیں کرتے بے حال ہوئے جا رہے تھے کہ کسی طرح انہیں اپنے جان و دل سے عزیز مربی و محسن کے چہرۂ مبارک کی آخری بار ایک جھلک نصیب ہو جائے ادھر جن احباب کو آخری دیدار کا شرف حاصل ہوا ان کی حالت بھی کچھ کم غیر نہ تھی کونسی آنکھ تھی جو آنسو نہ بہا رہی تھی اور کونسا دل تھا جو غم کی چوٹ نہ کھا رہا تھا بعض احباب کی تو طبیعت پر از ضبط کے باوجود چیخیں نکل گئیں اس وقت بعض عمر رسیدہ اصحاب بچوں کی طرح روتے اور بلکتے ہوئے دیکھے گئے!

جنازہ اٹھانے اور کندھا دینے کا منظر

آخری زیارت کا سلسلہ مجبوراً بند کرنے کے بعد جنازہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوٹھی سے پونے ۵ بجے شام اٹھایا گیا کوٹھی کے احاطہ میں جنازہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ صحابہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام ناظر و وکلاء صاحبان امراء اضلاع صدر صاحبان محلہ جات مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجالس عاملہ کے ارکان نے اپنے کندھوں پر اٹھایا کوٹھی کے باہر سڑک کے ساتھ ساتھ بہشتی مقبرہ تک سڑک کے دونوں طرف احباب جماعت قطاریں باندھے کھڑے تھے جنازہ جب کوٹھی سے باہر سڑک پر پہنچا تو تمام دیگر احباب کو کندھا دینے کی اجازت دی گئی ہر چند کہ اس خیال سے کہ سب دوستوں کو کندھا دینے کا موقع مل سکے جنازہ کی چارپائی کے ساتھ دونوں طرف بہت لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے اور جنازہ کے ارد گرد خدام کی ڈیوٹیاں مقرر کر دی گئی تھیں کہ وہ بسہولت کندھا دینے میں لوگوں کی مدد کر سکیں پھر بھی احباب کا ہجوم اس قدر تھا اور کندھا دینے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے وہ اس قدر بیتاب تھے کہ نظام پورے طور پر برقرار نہ رہ سکا۔ لوگ کندھا دینے کی سعادت حاصل کرنے کی خاطر ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے اس طرح ہزار ہا غمناک مخلصین کے کندھوں پر جنازہ چھ بجے شام کے قریب بہشتی مقبرہ پہنچا۔

نماز جنازہ

بہشتی مقبرہ کے وسیع احاطہ میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں قریباً پندرہ ہزار احباب شریک ہوئے بہت سے احباب نے جو لاریوں کے ذریعہ اسی وقت ربوہ پہنچے تھے اڈہ سے سیدھے بہشتی مقبرہ پہنچ کر نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ نماز میں احباب پر رقت کا ایک ایسا عالم طاری تھا جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا نماز جنازہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے چار کی بجائے پانچ تکبیریں کہیں کیونکہ بعض خاص مواقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز جنازہ میں چار سے زیادہ تکبیریں کہنا ثابت ہے۔

ابتداءً بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں سفیدی سے قبلہ رخ خطوط لگا کر ۱۴ صفوں کی گنجائش رکھی گئی تھی لیکن یہ انتظام ناکافی ثابت ہوا اور صفوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہو گئی اور بعد میں آنے والے احباب نماز میں شریک ہونے کی خاطر بعجلت احاطہ سے باہر ہی صفیں بنانے چلے گئے۔

تدفین اور قبر کی تیاری

نماز کے بعد جنازہ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے مزار اقدس والی چار دیواری کے اندر لے جایا گیا۔ اس چار دیواری کا احاطہ محدود ہونے کے باعث خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ صرف صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء صاحبان، امرائے اضلاع صدر صاحبان محلہ جات اور انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کو ہی جنازہ کے ہمراہ چار دیواری کے اندر جانے کی اجازت دی گئی۔ باقی احباب چار دیواری سے باہر بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں کھڑے دعائیں کرتے اور درود شریف پڑھتے رہے۔

تابوت کو قبر کے اندر اتارنے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے صاحبزادگان محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور بعض دوسرے صاحبزادگان نے حصہ لیا۔ بعد ازاں چار دیواری کے اندر موجود احباب نے قبر کو مٹی دی۔ اور قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ایک پرسوز اور رقت آمیز دعا کرائی۔ جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحبؓ کے جسد اطہر کو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے قدموں کی جانب چار دیواری کے جنوبی قطعہ میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا ہے۔ اس طرح ہزارہا محزون و غمناک قلوب، اشکبار آنکھوں اور سوز و گداز سے معمور درد مندانہ دعاؤں کے درمیان اس مقدس و بابرکت وجود کا جسد اطہر جو عظیم الشان خدائی نشانوں اور آسمانی بشارتوں کا مظہر ہونے کے باعث جماعت کے ایک ستون کی حیثیت رکھتا تھا اور ابتلاؤں کے اوقات میں احباب جماعت کے لئے ایک ڈھارس کا کام دیتا تھا۔ اور قدم قدم پر کمال دانشمندی اور غیر معمولی فراست کی بدولت بہ تائید و توفیق الٰہی ان کی رہنمائی فرماتا تھا۔ سپرد خاک کر دیا گیا۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود بہت مقدس و مطہر اور عظیم الشان برکتوں کا حامل تھا۔ آپ نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کئے رکھی اور علمی اور انتظامی لحاظ سے وہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دئے اور خدمت کا ایک ایسا ریکارڈ قائم کر دکھایا کہ آنے والی نسلیں قیامت تک اس پر فخر کرتی اور محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتی رہیں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی بالغ نظری اور غیر معمولی ذہانت و فراست کی وجہ سے اپنے عہد خلافت میں آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا ممبر مقرر فرمایا۔ بعد ازاں جب آپؓ نے ۱۹۱۶ء میں ایم اے کی ڈگری حاصل کر لی تو ہمہ تن آپ سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف ہو گئے آپؓ نے مختلف اوقات میں مختلف علمی اور انتظامی شعبوں میں نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں آپ نے بطور استاد کام کیا ریویو آف ریلیجنز اور روزنامہ الفضل میں ادارت کے فرائض سرانجام دئے۔ انگریزی تفسیر القرآن کے سلسلہ میں بھی آپ نے نہایت قابل قدر خدمات انجام دیں نیز ناظر تعلیم و تربیت، ناظر تالیف و تصنیف، ناظر اعلیٰ اور ناظر خدمت درویشاں اور صدر نگران بورڈ کے طور پر آپؓ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامی شعبوں کی نہایت درجہ کامیابی اور حسن و خوبی کے ساتھ رہنمائی فرماتی اور پھر ایسا گراں بہا لٹریچر اپنی یادگار چھوڑا کہ آئندہ آنے والی نسلیں قیامت تک آپ کی زیر بار احسان رہیں گی ــــ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس و مطہر روح پر اپنے انوار و برکات کی بے انداز بارش نازل فرمائے آپ کو اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کی برکات کو آپ کے بعد بھی قائم و دائم رکھے۔ آمین اللہم آمین!